بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون ۴۲۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم ہفتہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے
جلد ۶۸/۳۳ | ۲۶ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ ٭ ۲۴ تبلیغ ۱۳۵۸ہش ٭ ۲۴ فروری ۱۹۷۹ء | نمبر ۴۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی زندگی کا ہر لمحہ خدمتِ اسلام اور خدمتِ قرآن کے لئے وقف تھا

آپ کے دِل میں عشقِ رسول کی جو آگ موجزن تھی وہ عملِ مجسم بن کر ظاہر ہوئی اور اس نے ہزارہا قلوب کو روشن کر دیا

پیشگوئی مصلح موعود کی تمام علامات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وجود باجود میں پوری ہوئیں

ربوہ میں یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر علمائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ۲۰ فروری ۱۹۷۹ء (۲۰ ماہِ امان ۱۳۵۸ہش) آج یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر احبابِ ربوہ کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں علمائے سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مصلح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اُن عظیم دینی اور ملی خدمات اور کارناموں کا ایمان افروز تذکرہ کیا جو حضور اپنے باون سالہ عہدِ خلافت میں اسلام اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی سربلندی کے لئے، قرآن پاک کی خدمت و اشاعت اور مسلمانانِ عالم کی بہبودی کے لئے سرانجام دیتے رہے۔ فاضل مقررین نے بتایا کہ اِس پیشگوئی میں مذکور ایک ایک علامت اور نشانی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ذات ستودہ صفات میں بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی اور اس طرح یہ پیشگوئی اسلام اور احمدیت کی صداقت اور حقانیت کا ایک عظیم نشان ٹھہری۔

آج نو بجے صبح مسجد مبارک میں یہ جلسہ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیرِ اہتمام شروع ہوا۔ صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے سرانجام دیئے۔ اِس مبارک تقریب کے پیشِ نظر مرکزی جماعتی اداروں یعنی صدر انجمن احمدیہ، تحریکِ جدید، وقفِ جدید، خدام الاحمدیہ، انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ کے دفاتر اور جامعہ احمدیہ میں تعطیل رہی چنانچہ احباب بڑی کثرت کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئے (تین بجے سہ پہر لجنہ اماء اللہ ربوہ کے زیرِ اہتمام احمدی خواتین کا جلسہ علیحدہ منعقد ہوا جس میں مقامی خواتین بڑی کثرت کے ساتھ شامل ہوئیں)۔

جلسہ کی کارروائی کا آغاز

مسجد مبارک میں جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا جو کہ مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نے کی۔ تلاوت کے بعد مکرم مغفور احمد صاحب قمر نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ صاحبِ صدر نے فرمایا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی عظیم دینی و ملی خدمات ایک طویل مگر شیریں داستان ہے۔ آج کے اِس جلسہ میں وقت کی رعایت سے ہمارے مقررین مختصراً ان پر روشنی ڈالیں گے۔ ہمارے احباب کو بالخصوص نوجوانوں کو کثرت کے ساتھ ایسے جلسوں میں شامل ہونا چاہیئے۔ آپ نے وقت کی پابندی کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا وقت کی پابندی انفرادی طور پر بھی ضروری ہے لیکن اجتماعی مواقع پر اس کی بہت زیادہ اہمیت ہے کیونکہ ایسے موقعوں پر ہر فرد کا وقت دوسرے کے پاس امانت ہوتا ہے جس کا خاص خیال رکھنا ہر ایک کے لئے ضروری ہوتا ہے۔

اِسلام اور پاکستان کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمات

پروگرام کے مطابق سب سے پہلے محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی نے تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "اسلام اور پاکستان کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمات"۔ آپ نے بتایا کہ قرآن کریم کی رُو سے (باقی صفحہ ۸ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ فروری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ: معدہ اور انتڑیوں میں سوزش اور ضعف اور PALPITATION کی وجہ سے طبیعت تاحال ناساز ہے۔

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ طبیعت پہلے سے بہتر ہے البتہ سر درد کی تکلیف ہے۔

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۲۳ فروری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج ناسازیٔ طبع کی وجہ سے نماز جمعہ پڑھانے کے لئے تشریف نہ لا سکے۔ حضور کے ارشاد پر مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے پڑھائی۔

آپ نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص طور پر دعا کی تحریک فرمائی اور پھر اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کے موضوع پر خطبہ دیا۔ آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں مومنوں کی یہ خصوصیت بیان کی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں اور اس کی رضا کی خاطر وہ دیگر تمام محبتوں کو قربان کر دیتے ہیں۔ محبتِ الٰہیہ پیدا کرنے کے قرآنِ مجید نے جو ذرائع بیان کئے ہیں ان میں یہ امور بھی شامل ہیں (۱) انسان اللہ تعالیٰ کی ذات پر پورا یقین رکھے کہ وہ قادر و توانا ہے اور ہماری دعاؤں کو سنتا ہے (۲) ہر معاملہ میں اسی پر توکل اور بھروسہ رکھے (۳) خواہ کوئی دوست ہو یا دشمن سب سے عدل و انصاف کا سلوک کرے (۴) اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ اوامر پر کاربند ہو اور نواہی سے بچنے کی کوشش کرتا رہے (۵) اللہ تعالیٰ کی صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی سعی کرتا رہے (۶) فطرت کا مطالعہ کر کے ان تمام ذرائع کو اختیار کرے جن سے محبت پیدا ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو ۱۲ فروری ۱۹۷۹ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے عطاء الوحید نام تجویز فرمایا۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو لمبی صالح زندگی دے اور اسے ہم سب کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(عبد الجبار کارکن فضلِ عمر ہسپتال ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبد الحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۶ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ

۲۴ تبلیغ ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کے پیار کا ایک خاص رنگ

اسلام کی رُو سے انسانی زندگی کی معراج یہ ہے کہ انسان کو خدا تعالیٰ کا پیار اور اُس کی محبت حاصل ہو جائے۔ سو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کھول کھول کر بیان کر دیا ہے کہ وہ کن لوگوں سے محبت کرتا ہے اور کن لوگوں سے محبت نہیں کرتا۔ ایک مومن کا یہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ ان برائیوں سے بچے جن کا ارتکاب کرنے والوں سے وہ محبت نہیں کرتا اور ان نیکیوں کو خاص تعہد سے بجا لائے جنہیں بجا لانے والوں سے وہ محبت کرتا ہے فی الوقت خدا تعالیٰ کی محبت سے محروم و بے نصیب کرنے والی برائیوں اور خدا تعالیٰ کے پیار کا مورد بنانے والی نیکیوں کی نشاندہی ہمارے مدنظر ہے۔

جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جن سے خدا تعالیٰ محبت نہیں کرتا۔ سو اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ:۔

(۱) اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتا (آل عمران۔ آیت ۳۳)
(۲) اللہ خیانت کرنے اور گناہوں کا ارتکاب کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔ (النساء آیت ۱۰۸)
(۳) اللہ مقررہ حدود سے باہر نکلنے والوں سے محبت نہیں کرتا (البقرہ آیت ۱۹۱)
(۴) اللہ تکبر کرنے اور اترانے والوں سے محبت نہیں کرتا۔ (النساء۔ آیت ۳۷)
(۵) اللہ شیخی خورے اور اکڑباز سے محبت نہیں کرتا (الحدید آیت ۲۵)
(۶) اللہ ظالموں سے محبت نہیں کرتا (آل عمران۔ آیت ۵۸)
(۷) اللہ مفسدوں سے محبت نہیں کرتا (مائدہ آیت ۶۵)
(۸) اللہ اسراف سے کام لینے والوں سے محبت نہیں کرتا۔ (انعام آیت ۱۴۲)

قرآن مجید کی محولہ بالا آیات سے ظاہر ہے۔ کفر، خیانت، ہر نوع کی معصیت، اعتدا، تکبر، اترانا، شیخی بگھارنا، اکڑنا، ظلم، فساد اور اسراف ایسی برائیاں ہیں جو انسان کو اللہ تعالیٰ کے پیار اور محبت سے محروم و بے نصیب کر دیتی ہیں۔ ان میں سے ہر برائی اتنی مہلک اور خطرناک ہے کہ جس انسان میں ان میں سے کوئی ایک برائی بھی پائی جائے وہ ہرگز اس قابل نہیں رہتا کہ خدا اس سے محبت کرے۔

برخلاف اس کے اللہ تعالیٰ جن لوگوں سے محبت کرتا ہے ان کا ذکر کرتے ہوئے وہ خود فرماتا ہے کہ:۔

(۱) اللہ ظاہری و باطنی صفائی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے (البقرہ۔ آیت ۲۲۳)
(۲) اللہ متقیوں سے محبت کرتا ہے۔ (توبہ۔ آیت ۵)
(۳) اللہ اس کی راہ میں انتہائی مجاہدہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے (الصّف آیت ۵)
(۴) اللہ صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ (آل عمران۔ آیت ۱۴۷)
(۵) اللہ توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ (آل عمران۔ آیت ۱۴۸)
(۶) اللہ اس کی طرف بار بار رجوع کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ (البقرہ آیت ۲۲۳)
(۷) اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے (البقرہ آیت ۱۹۶)
(۸) اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ (المائدہ آیت ۴۳)

ان جملہ آیات سے ظاہر ہے کہ ظاہری و باطنی صفائی، تقویٰ، مجاہدہ، صبر، توکل علی اللہ، توبہ اور دوسروں کے ساتھ احسان کا سلوک اور عدل وہ صفات ہیں جن سے متصف ہونے کے نتیجہ میں انسان اللہ تعالیٰ کے پیار اور اس کی محبت کا مورد بنتا ہے۔ اب جو لوگ بھی چاہتے ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہو ان کے لئے لازمی اور از بس ضروری ہے کہ وہ ان جملہ برائیوں سے دور رہتے ہوئے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کی محبت سے محروم کرنے والی ہیں محولہ بالا جملہ صفات سے اپنے آپ کو متصف کریں۔

اللہ تعالیٰ کی یہ بھی سنت ہے کہ وہ اپنے بندوں پر یہ امر آشکار کرنے کے لئے کہ وہ ان اوصاف سے حقیقی معنوں میں متصف ہیں یا نہیں ان پر ابتلاء وارد کرکے ان کا امتحان لیتا ہے۔ جب وہ ابتلاؤں کے دوران صبر و ثبات کا اعلیٰ نمونہ دکھا کر ثابت کر دکھاتے ہیں کہ وہ ان جملہ اوصاف سے متصف ہیں تو خدا تعالیٰ ان کے لئے معجزے دکھا کر انہیں انعامات سے نوازتا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے پیار کا ایک خاص انداز ہوتا ہے جو وہ اپنے خاص بندوں پر ابتلاء وارد کرتا ہے کیونکہ ابتلاؤں کے دوران جب حقیقی مومن صبر و ثبات کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ ان پر رجوع برحمت ہوتا ہے اور انہیں اپنے انعامات سے نواز کر ترقیات کے دروازے ان پر کھول دیتا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام اپنے بندوں پر خدا تعالیٰ کے پیار کے اس خاص انداز کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میرے ساتھ یہی سنت اللہ ہے کہ جب تک ابتلاء نہ ہو تو کوئی نشان ظاہر نہیں ہوتا۔ خدا کا اپنے بندوں سے بڑا پیار یہی ہے کہ ان کو ابتلاء میں ڈالے جیسے کہ وہ فرماتا ہے وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ یعنی ہر ایک مصیبت اور دکھ میں ان کا رجوع خدا تعالیٰ ہی کی طرف ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے انعامات انہی کو ملتے ہیں جو استقامت اختیار کرتے ہیں۔ خوشی کے ایام اگرچہ دیکھنے کو لذیذ ہوتے ہیں مگر انجام کچھ نہیں ہوتا۔ رنگ رلیوں میں رہنے سے آخر خدا کا رشتہ ٹوٹ جاتا ہے۔ خدا کی محبت یہی ہے کہ ابتلاء میں ڈالتا ہے اور اس سے اپنے بندے کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً کسریٰ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کا حکم نہ دیتا تو یہ معجزہ کہ وہ اسی رات مارا گیا کیسے ظاہر ہوتا۔ اور اگر مکہ والے لوگ آپ کو نہ نکالتے تو اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا کی آواز کیسے سنائی دیتی۔ ہر ایک معجزہ ابتلاء سے وابستہ ہے۔ غفلت اور عیاشی کی زندگی کو خدا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کامیابی پر کامیابی ہو تو تضرع اور ابتہال کا رشتہ تو بالکل رہتا ہی نہیں ہے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ اسی کو پسند کرتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ دردناک حالتیں پیدا ہوں۔"

(البدر ۸ مارچ ۱۹۰۴ء بحوالہ ملفوظات جلد ششم ص ۳۶۳) (باقی صفحہ ۵ پر)

خدائی وعدہ پر یقین رکھو اور غلبہ اسلام کے دن کو دُور نہ سمجھو

خواہ ساری دنیا اکٹھی ہو کر زور لگائے خدا کی بات پوری ہو کر رہے گی،

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۹ء کو خدام الاحمدیہ کے اٹھارویں سالانہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ تمہیں بڑھائے گا، ترقی دے گا اور تمہارے ذریعہ اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بلند کرے گا۔ یاد رکھو کہ خدا کا وعدہ کبھی جھوٹا نہیں ہوتا خواہ ساری دنیا اکٹھی ہو کر زور لگائے پھر بھی خدا کی بات پوری ہوگی اور ضرور ہوگی۔ پس خدائی وعدہ پر یقین رکھو اور اس دن کو دور نہ سمجھو جبکہ ساری دنیا اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی۔ لیکن اس کے لئے ضرورت ہے اخلاص کی۔ ضرورت ہے تقویٰ کی۔ ایسا اخلاص اور ایسا تقویٰ جس کے بعد تمہارا ہر حرکت و سکون خدا کے لئے ہو جائے۔ اگر تم ایسا اخلاص اور ایسا تقویٰ پیدا کر لوگے تو تمہاری زبان تمہاری زبان نہیں بلکہ خدا کی زبان بن جائے گی۔ تمہارے ہاتھ تمہارے نہیں بلکہ خدا کے ہاتھ ہو جائیں گے۔ اگر تم پر کوئی حملہ کرے گا تو تمہاری بجائے خدا اس حملہ کا جواب دے گا۔ اور جس کی طرف تم آنکھ اٹھاؤ گے خدا تم سے بھی پہلے اپنی آنکھ اُدھر اُٹھائے گا۔ پس اصل ضرورت یہ ہے کہ تم اپنے اندر اتنی تبدیلی پیدا کرو کہ تمہارا ہر قدم خدا تعالیٰ کی منشاء کے ماتحت اور اس کی متابعت میں اُٹھے۔ تب تمہارا ہر فعل خدا کا فعل بن جائے گا۔ اور تم یہ محسوس کرو گے کہ اب تم خدا کی گود میں ہو اور وہی ہر وقت تمہاری حفاظت کر رہا ہے۔"

(مشعلِ راہ۔ صفحہ ۹۱۶، ۹۱۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلمۂ تمجید سے آنیوالا محمود

(مکرم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل ربوہ)

آج سے ترانوے ۹۳ سال پہلے ماہ فروری میں بمقام ہوشیارپور اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے لئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے آسمانی نشانات دیکھنے اور انہیں صدق دل سے قبول کرنے اور آپ کی صداقت کی لوگوں کے سامنے گواہی دینے کے دعویدار تھے۔ آپ نے ایک عظیم الشان نشان کا اپنی وحی و الہام سے وعدہ کیا۔ اور آپ نے اسے اپنے اشتہار میں جس پر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی تاریخ درج ہے شائع فرمایا۔ اس اشتہار میں لکھا ہے۔

"پہلی پیشگوئی بالہام اللہ تعالیٰ واعلامہ عزوجل خدائے رحیم و کریم، بزرگ و برتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جل شانہٗ و عزّ اسمہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کرکے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا ...... تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ... اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا الخ"

پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے دنیا میں آنے کی میعاد بھی بتلادی کہ وہ اس پیشگوئی کی اشاعت کے بعد نو سال کے اندر اندر ضرور بالضرور پیدا ہوگا۔
(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

اور یہ موعود بیٹا جس کا نام نامی و اسم گرامی بشیر الدین محمود احمد ہے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشکوئے معلّی میں پیدا ہوگیا۔ اور آپ کی ولادت کی اطلاع سب دنیا کو بذریعہ اشتہار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دے دی۔ اور وہ تمام صفات و علامات جو آپ کے متعلق اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں درج تھیں رفتہ رفتہ اپنے اپنے وقت پر عالم غیب سے عالم شہود میں آگئیں اور بہتوں کے لئے رحمت و ہدایت کا موجب ہوگئیں۔ اور ایک دنیا ان کے آپ کے وجود میں پورا ہونے کی گواہ ہے۔

آپ کی ان صفات و علامات میں سے ایک علامت ۔۔

"وہ کلمۃ اللہ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے"

کی تفصیل لکھنا اس وقت میرا مقصود ہے۔

کلمۃ اللہ کے معنے

کلمۃ عربی لفظ ہے اور یہ قرآن شریف میں کئی مقامات پر بصورت مفرد (کلمۃ) اور جمع (کَلِمٌ وَ کَلِمَاتٌ) استعمال ہوا ہے۔ اس کے کئی معانی ہیں

حکم الٰہی (کُنْ۔ ہوجا) جس سے ہر ایک چیز پیدا ہوتی ہے، وعدہ۔ وعید قبل از وقوع اظہار غیب۔ یعنی پیشگوئی۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے پیدا ہونے والی ہر ایک شے یعنی مخلوق خاص کلام۔ قول، کلمات۔ (اسم۔ فعل اور حرف) وحی والہام۔ قانون۔ عام بات۔ خدا تعالیٰ کے احکام وغیرہ وغیرہ۔

اور مندرجہ ذیل آیات قرآن شریف پر نظر ڈالنے سے یہ سب معانی بآسانی سمجھ آسکتے ہیں

۱۔ إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ (النحل: ۴۰)
۲۔ أَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَى (سورۃ الفتح ۲۶)
۳۔ وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا۔ (سورۃ التوبہ: ۴۰)
۴۔ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ (سورہ یونس ۲۰)
۵۔ مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِنَ اللَّهِ (سورۃ آل عمران ۳۹)
۶۔ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِنْهُ (سورہ آل عمران ۴۶)
۷۔ كَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ (سورۃ النساء ۱۷۱)
۸۔ إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ (سورہ فاطر ع-۱۰)
۹۔ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ (سورۃ المائدہ-۱۴)
۱۰۔ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ (سورہ لقمان ۲۷)
۱۱۔ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي (سورۃ الکہف آیت ۱۰۹)
۱۲۔ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ (سورہ یونس ۶۴)
۱۳۔ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ۔ (اعراف آیت ۱۵۸)
۱۴۔ صَدَّقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِ (تحریم ۱۳)
۱۵۔ إِذِ ابْتَلَى إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ (سورۃ البقرہ ۱۲۵)
۱۶۔ فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ۔ (سورۃ البقرہ ۳۸)
۱۷۔ يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ۔ (سورۃ الانفال آیت ۷)[1]

غرضیکہ ہر ایک کلام جو اللہ تعالیٰ کے منہ سے نکلتا ہے کلمۃ اللہ کہلاتا ہے اور ہر ایک مخلوق جو اللہ تعالیٰ کے حکم (کُنْ، ہوجا) سے عالم نیست سے عالم ہست یا عالم عدم سے عالم وجود میں آتی ہے۔ اور رنگ و شکل اختیار کرتی ہے۔ کلمۃ اللہ کہلاتی ہے۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ ازلی ابدی ہے۔ اور اس کی صفات میں کوئی تعطل پیدا نہیں ہوتا۔ اور كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ (الرحمٰن) یعنی ہر روز وہ ایک نیا کام کرتا ہے۔ اس کی شان ہے۔ اور اس کا ہر ایک کام (کُنْ) کہنے سے ہوتا ہے۔ اس لئے فرمایا:

قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا (سورۃ الکہف)

کہ سارا سمندر لکھنے والی سیاہی شمار کرلیا جائے۔ اور اس سے کلمات اللہ قلمبند کرنے کا کام لیا جائے تو یہ ایک سمندر کیا اس جیسا ایک اور سمندر بھی سیاہی بنالیا جائے۔ تب بھی کلمات اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے کلام سے پیدا ہونے والی مخلوق کا احاطہ نہ ہوسکے گا۔ سمندر ختم ہوجائیں گے۔ مگر کلمات اللہ ختم نہ ہوں گے۔

تفصیل تمجید و غیرت

پیشگوئی مذکورہ بالا میں خدا تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق پیدا ہونے والے بیٹے کو جسے رحمت کا نشان اور فضل کہا گیا ہے کلمہ بھی اسی کا نام رکھا گیا ہے۔ اور کلمات اللہ میں سے بھی غیوری اور تمجید کے کلمات کو خاص طور پر اس کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ اور یہ بات تو اوپر واضح کی جاچکی ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہر ایک مخلوق اور اس کا ہر ایک بندہ اور اس کا ہر ایک کام خدا تعالیٰ کے کلمہ (کُنْ) سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ لیکن جب اس کے ساتھ غیوری اور تمجید ذکر کردیئے گئے۔ تو اس کلمۃ اللہ میں ان دو صفاتِ الٰہیہ کا ایک خاص تقاضا بھی بیان کردیا گیا۔

غیرت الٰہیہ اس وقت ظاہر ہوتی ہے۔ جب ایسے کام کئے جائیں جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں اس کی صفات کاملہ کے خلاف ہوں اور ایسے بُرے کام کرنے والوں کو خدا تعالیٰ سزا دے۔ اور ان کے بُرے کاموں کا مزہ ان کو جلد از جلد اسی جہان میں چکھادے۔ اور ان کو نیست و نابود کردے۔ اور ایسی عبرتناک سزا ہو۔ کہ اس کو دیکھنے کے بعد باقی ماندہ لوگ ان جرائم سے باز آجائیں۔

کلمات تمجید سے مراد خدا تعالیٰ کی ایسی صفات ہیں جو اس کی عظمت شان و بزرگی و مجد کو ظاہر کرنے والی ہیں۔ جن کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد کے لئے انسان کا دل تیار ہوجاتا ہے اور اپنے خدا کی بزرگی و عظمت شان کو بیان کرتا ہے۔ اور یہ صفات الٰہیہ اگرچہ بہت ہیں لیکن ان صفات میں سے ہماری نماز میں جو اسلام کے نزدیک عبادت الٰہیہ کا واجب الادا فرض حصہ ہے جس سے کوئی مسلمان مرد یا عورت مستثنیٰ نہیں کیا گیا۔ چار جامع صفات تو الحمد للہ رب العالمین، الرحمٰن الرحیم

[1] ان آیات کے معانی ہر ایک قرآن مجید مترجم سے دیکھے جاسکتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مالکِ یَوْمِ الدِّیْنِ میں موجود ہیں۔ اور اس کی ایک عظیم الشان صفت (العظیم) کا رکوع میں ذکر ہوتا ہے۔ اور ایک صفت کا ذکر جس سے اللہ تعالیٰ کی بلند و بالا شان ظاہر ہوتی ہے۔ (الاعلیٰ) کا ورد سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ) ہوتا ہے۔ اور ایک صحیح حدیث شریف میں لکھا ہے۔ کہ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم) اللہ تعالیٰ کے نزدیک تسبیح و تحمید میں بہت مقام رکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ ان سے بہت خوش ہوتا ہے۔ ان دونوں میں بھی اللہ تعالیٰ کی حمد اور عظمت کا ذکر ہے۔

پس معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جس خاص بیٹے کا وعدہ دیا گیا (پسر موعود) اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی حمد غیرت، عظمت اور علو مرتبت و شان کا اظہار ہوگا اور اس کو پیدا کرنے کا مقصد ہی یہی ہے کہ ان مقاصد کو ظاہر کرنے کے لئے ایسی پیشگوئی میں کلمۃ اللہ کے بعد کی عبارت میں اس کی تشریح و وضاحت کردی گئی ہے (دیکھیں اصل عبارت تا وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا)

خاص پیشگوئی اور خاص کلام

مزید برآں جو شخص کلمۃ اللہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کی ایک لازمی صفت نہایت اعلیٰ درجہ کا اور کثرت سے کلام کرنا ہوگا کیونکہ جو شخص کلام الٰہی سے پیدا ہوا اس میں خدا تعالیٰ کی اس صفت کا جلوہ لازمی طور پر ظاہر ہونا واجب ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کو جب کلمۃ اللہ کہا گیا تو آپ کے متعلق ساتھ ہی فرمایا گیا۔

یُکَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَھْدِ وَکَھْلًا

یعنی آپ غیر معمولی طور پر کلام کرنے والے ہوں گے۔ اور یہی وجہ ہے کہ گو آپ لکھے پڑھے اور باقاعدہ تعلیم پاتے رہے تھے۔ لیکن آپ کی کوئی تصنیف تو دنیا میں موجود نہیں۔ مگر آپ کا وہ کلام جو خاص خاص مواقع پر بحث و مباحثہ اور وعظ و نصیحت کے طور پر فرمایا۔ اناجیل کی صورت میں موجود ہے۔ جسے انجیل نویسوں نے آپ کی صداقت اور اعلائے کلام کے ذریعہ مخالفوں پر اتمام حجت کے لئے لکھ کر شائع کیا۔ گویا حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کو کلمۃ اللہ ہونے کی وجہ سے کسی تلوار یا لڑائی کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ آپ اپنے کلام سے ہی وہ کام کر لیتے تھے۔ جس کے کرنے کا حکم آپ کو دیا گیا تھا۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس موعود بیٹے محمود نے بھی اپنے سے پہلے ایک کلمۃ اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کلام میں اور لوگوں کو ان کی روحانی بیماریوں سے کلام کے ذریعہ شفا دینے میں مثیل بننا تھا۔ اور ساری عمر کثرت سے کلام کرنا اور توپ و تفنگ اور نیزہ و تلوار سے کوئی کام نہیں لینا تھا اور ہر موقعہ پر کلام سے اپنے سب مخالفوں پر غلبہ حاصل کر لینا تھا اور دنیا کے کناروں تک جہاں جہاں پہلے کلمۃ اللہ کا کلام پہنچ چکا تھا شہرت پانا تھا اور آپ کی یہ صفت ایسے کامل طور پر دنیا میں ظاہر ہوئی ہے۔ جس کی نظیر آج تک کی تاریخ عالم میں پائی نہیں جاتی۔

گو آپ کی بہت سی اپنے قلم سے لکھی ہوئی کتابیں بھی موجود ہیں۔ جیسے تحفۃ الملوک، تحفہ شہزادہ ویلز۔ دعوۃ الامیر، احمدیت یعنی حقیقی اسلام وغیرہ (جو کلام کا ایک حصہ ہیں۔ لیکن اگر کلام کے لحاظ سے دیکھیں تو اس کثرت سے آپ نے کلام کیا ہے۔ کہ ۱۹۰۵ء سے لے کر ۱۹۶۵ء تک آپ کا کلام جو مختلف لوگوں نے قلم بند کر کے اور زود نویسوں نے زود نویسی کرنے کے بعد شائع کیا۔ ہزاروں صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ آپ کا یہ کلام مجالس میں بھی ہوتا تھا۔ مساجد میں بھی ہوتا تھا۔ چھوٹے چھوٹے جلسوں اور بڑے بڑے جلسوں اور بڑے بڑے شہروں میں بھی ہوتا تھا اور ان سالانہ جلسوں میں بھی جو مرکز احمدیت میں ہر سال منعقد ہوتے تھے۔ اور ہزارہا بندگان خدا دور و نزدیک سے ان میں شامل ہوتے تھے۔ وہ خود مشاہدہ کرتے تھے۔ کہ متواتر کئی کئی گھنٹے ظہر کی نماز کے بعد سے لے کر عشاء کی نماز کے بعد تک۔ چھ چھ سات سات آٹھ آٹھ گھنٹے متواتر آپ کلام (تقریر) کرتے جاتے تھے۔ (۱۹۳۲ء تک ہمارے ملک میں ابھی لاؤڈ سپیکر کا بھی کوئی انتظام نہ تھا) اور اس کلام کے عاشق دن کے بعد جب رات کا اندھیرا چھا جاتا تھا تو موم بتیوں پر موم بتیاں جلا کر اس شیریں و لذیذ پر معارف اور پر حقائق کلام کو اپنی اپنی کاپیوں اور کاغذوں پر لکھتے چلے جاتے تھے۔ اور پھر آپ کا یہ کلام بصورت کتاب بھی (اپنے اپنے وقت پر) شائع ہو جاتا اور الفضل کو اس کی اشاعت میں اولیت کا فخر ہمیشہ حاصل رہا۔ چنانچہ ہستی باری تعالیٰ، ذکر الٰہی، ملائکۃ اللہ۔ تقدیر۔ نجات۔ منہاج الطالبین، انقلاب حقیقی۔ [illegible] تعلق باللہ۔ فضائل القرآن۔ سیر روحانی اور تفسیر کبیر اور ہزاروں خطبات جمعہ و نکاح و عیدین۔ اسی کلمۃ اللہ محمود کی باقیات صالحات ہیں۔

خدا تعالیٰ کی غیرت کے جلوے

خدا تعالیٰ کی غیوری نے آپ کی زندگی میں ایک دنیا کو مختلف رنگوں میں تباہ و برباد کیا۔ ایک جنگ عظیم جس کی نظیر تاریخ عالم میں اس وقت تک موجود نہیں تھی۔ اور اسی لئے اس کا نام عالمی جنگ (WORLD WAR) رکھا گیا۔ آپ کے اپنے والد ماجد علیہ السلام کا جانشین (خلیفہ ثانی) منتخب ہونے کے چھ ماہ بعد ہی برپا ہوگئی جس نے کروڑوں انسانوں کو غیرت خداوند کا گواہ بنا دیا۔ پھر جب آپ کی خلافت پر پچیس سال گزر گئے۔ اور دنیا کے کونے کونے تک آپ کے ذریعہ پیغام الٰہی پہنچ گیا۔ اور آپ کی شہرت بھی دنیا کے کناروں تک پھیل گئی۔ دوسری عالمگیر جنگ ہوئی جس نے پہلی عالمگیر جنگ کو بھی مات کر دیا۔ لاکھوں لاکھ انسانوں کا خون بہا۔ خون کی نہریں چلیں۔ شہروں کے شہر گر گئے۔ آبادیاں ویران ہوئیں۔ سمندروں میں، زمین پر اور آسمان اور زمین کے درمیان لڑائیاں ہوئیں۔ موتا موتی لگی۔ اور کروڑوں کروڑ انسانوں نے عذاب الٰہی اور غیرت خداوندی کا وہ نمونہ دیکھا جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں۔

اعلائے کلمۃ اللہ

کلمہ تمجید کا ظہور بھی آپ کے ذریعہ ہوا ساری دنیا کے لئے مختلف زبانوں میں قرآن شریف کے تراجم اور تفاسیر اور اشاعت سیرۃ خیر الانام صلے اللہ علیہ وسلم کا آپ کے ذریعہ آغاز ہوا۔ دنیا کی سب سے بڑی مملکت انگلستان کے شہزادہ اور پیشوایان مذاہب عالم کو آپ کی طرف سے اسلام میں داخل ہونے کی دعوت دی گئی۔

یاجوج ماجوج کے ممالک میں آپ کے ذریعہ ایک سکیم کے ماتحت اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے مساجد تعمیر ہوئیں۔ اور آپ کے ذریعہ اس قدر آسمانی نشان ظاہر ہوئے کہ خدا تعالیٰ کی عظمت شان و اعلیٰ و برتر ہونے کا نظارہ ہر ایک سعید روح کے لئے عیاں ہے۔

پس مبارک ہے یہ کلمۃ اللہ جو آسمان سے ہمارے خدا نے ہمارے لئے نازل فرمایا اور پھر اپنا کام پورا کر کے اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔ وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا اور بہت ہی بلند شان والا ہے ہمارا خدا جو ہر زمانہ میں اپنی قدرت و عظمت کے نشان اپنے برگزیدوں کے ذریعہ ظاہر کرتا ہے۔ اور اپنی ذات و قدرت اور فضل و رحمت کے جلوے دکھلاتا ہے۔ فسبحان اللہ ذی المجد والعلیٰ لا الٰہ غیرہ و لا رب سواہ!

ربنا آمنا فاکتبنا مع الشاھدین

زکوٰۃ کے بارہ میں بعض ضروری مسائل

ایک دوست نے اپنی چٹھی میں تحریر فرمایا ہے کہ بعض احباب کو پورے طور پر علم نہیں کہ زکوٰۃ کس صورت میں کس کس چیز پر واجب ہوتی ہے۔ اگر اس سلسلہ میں ایک مضمون الفضل میں شائع ہو جائے تو مفید ثابت ہوگا۔ سو افادۂ احباب کے لئے چیدہ چیدہ مسائل زکوٰۃ پیش خدمت ہیں

۱۔ زکوٰۃ کا نصاب ۵۲½ تولہ چاندی ہے۔ اس کی مالیت کے برابر خواہ سونا ہو یا نقدی ہو۔ سال بھر اپنے پاس محفوظ رہے تو اس پر ۲½ فیصد کے حساب سے زکوٰۃ واجب ہوگی۔

۲۔ بنکوں میں بقایا امانت پر زکوٰۃ واجب ہے۔ کیونکہ ایسے روپیہ پر انسان کو ہر وقت مالکانہ تصرف حاصل ہوتا ہے۔ اس کی حیثیت ایسی ہی ہے جیسی کہ اس روپیہ کی جو گھر میں محفوظ ہو۔ یا کسی کے پاس امانت میں رکھا ہے۔ اگر ایسا روپیہ نصاب کی حد تک پہنچتا ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (تشریح الزکوٰۃ صفحہ ۴۴)

۳۔ زیورات کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ "جو زیور استعمال میں آتا ہے اس کی زکوٰۃ واجب نہیں اور جو رکھا ہوتا ہے اور کبھی کبھی پہنا جاتا ہے۔ اور کبھی کبھی غریب عورتوں کو استعمال کے لئے دیا جائے۔ بعض کا اس کی نسبت یہ فتویٰ ہے کہ اس کی زکوٰۃ نہیں اور جو زیور پہنا جائے اور دوسروں کو استعمال کے لئے نہ دیا جائے اس میں زکوٰۃ دینا بہتر ہے کہ وہ اپنے نفس کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ اس پر ہمارے گھر میں عمل کرتے ہیں۔ اور ہر سال بعد اپنے موجودہ زیور کی زکوٰۃ دیتے ہیں" (مسائل زکوٰۃ صفحہ ۲۵)

۴۔ یہ ضروری نہیں کہ زکوٰۃ کا سال ہمیشہ رجب سے شروع ہوتا ہے بلکہ اس کا سال اسی ماہ سے شروع ہوگا جس میں وہ صاحب نصاب بنا ہو۔

۵۔ زکوٰۃ کا روپیہ مرکز میں آنا چاہیئے اگر کوئی صاحب نصاب بھائی اپنی زکوٰۃ کا کچھ حصہ مقامی طور پر تقسیم کرنا چاہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ حضور سے پیشگی منظوری حاصل کرے۔

جملہ عہدہ داران جماعت صاحب حیثیت احباب کو زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلا کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف مقامات پر سیرۃ النبیؐ کے جلسوں کا انعقاد

حیدرآباد

۷ فروری کو بعد نماز مغرب احمدیہ مسجد بیت النظر لطیف آباد میں جماعت احمدیہ حیدرآباد کے زیر انتظام ایک شاندار جلسہ سیرۃ النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) زیر صدارت بابو عبدالغفار صاحب امیر مقامی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم مولوی عبدالقدیر صاحب فیاض مربی سلسلہ احمدیہ ضلع لاڑکانہ نے کی۔ نثار احمد صاحب بشارتی نے نعت بحضور خیر الانامؐ اور مکرم مبشر احمد صاحب گوندل قائد ضلع نے خوش الحانی سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم در مدح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھی۔

ان نظموں کے بعد سب سے پہلے خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں سے چند اخلاق فاضلہ پر روشنی ڈالی۔ جس کے بعد بابو محمود احمد صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عائلی تعلقات پر تقریر کی۔ اس کے بعد محترم گیانی عباد اللہ صاحب منیجر الفضل نے "سکھ مت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر دلچسپ معلوماتی تقریر فرمائی۔ اور آخر میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے تقریر ارشاد فرمائی۔ آپ نے اپنے خطاب میں بڑے مضبوط دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انسانِ کامل ہونا ثابت فرمایا۔ نیز آپ نے ثابت فرمایا کہ آج ساری دنیا میں حقیقی امن آپؐ کی تعلیم کی پیروی کے ذریعہ سے ہی قائم ہو سکتا ہے۔ نیز بتایا کہ نسل انسانی میں آپ وہ فرد وحید ہیں جن کے لئے ۲۴ گھنٹے دنیا کے مختلف ممالک میں درود و سلام پڑھا جاتا ہے۔

مولانا صاحب کا یہ ایمان افروز خطاب ایک گھنٹہ سے زائد عرصہ تک جاری رہا جسے حاضرین و سامعین نے نہایت دلچسپی اور ذوق و شوق سے سماعت فرمایا۔ مقامی اخبارات میں بھی اس جلسہ کے فوٹو شائع ہوئے ہیں۔

اس جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ مستورات بھی برعایت پردہ اس بابرکت جلسہ میں شامل ہوئیں اور کافی تعداد میں غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے اور ان تقاریر سے ان کی بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوا۔ آخر میں اسلام کے غلبہ۔ ملک کے استحکام اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے دعا کی گئی جو محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے کروائی اور رات کے دس بجے یہ اجلاس ختم ہوا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہترین نتائج پیدا فرمائے اور ہم سب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا اور حقیقی متبع بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

(محمد اشرف ناصر۔ شاہد
مربی سلسلہ احمدیہ مقیم حیدرآباد)

سیالکوٹ شہر

مورخہ ۱۰ فروری بعد نماز مغرب پونے سات بجے جامع مسجد احمدیہ کبوتراں والی میں جلسہ منعقد ہوا۔ مسجد کو رنگ برنگ کی جھنڈیوں اور بجلی کے قمقموں اور بینرز سے سجایا گیا تھا۔ امیر صاحب مقامی کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور حضرت مسیح موعودؑ کے منظوم کلام کے بعد مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب اور خاکسار (نصیر اللہ ناصر ایم اے مربی سلسلہ) نے تقاریر کیں۔ خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عدیم المثال مقام کے موضوع پر ایک گھنٹہ تقریر کی۔ پونے نو بجے جلسہ دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔ حاضری اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی خوشکن تھی عورتیں اور بچے بھی بکثرت شامل ہوئے۔

بھڈال ضلع سیالکوٹ

مورخہ ۹ فروری بعد نماز مغرب ۶½ بجے زیر صدارت صدر صاحب جماعت احمدیہ جلسہ منعقد ہوا۔ مستورات کے لئے پردہ اور لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ تسبیح اعظم" کے موضوع پر ایک گھنٹہ تقریر کی۔ حاضری بڑی خوشکن تھی۔ دعا کے ساتھ ۸½ بجے جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

چونڈہ

مورخہ ۱۰ فروری ۲ بجے بعد دوپہر زیر صدارت امیر جماعت احمدیہ چونڈہ جلسہ منعقد ہوا۔ لاؤڈ سپیکر اور مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ تلاوت اور نعتیہ کلام حضرت مسیح موعودؑ کے بعد مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب عارف مربی سلسلہ احمدیہ حلقہ چونڈہ نے تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ رحمۃ للعالمین کی حیثیت" پر تقریر کی۔

سمبڑیال

مکرم مربی صاحب حلقہ سمبڑیال نے اطلاع دی ہے کہ ۱۰ فروری بعد نماز ظہر زیر صدارت قائمقام صدر صاحب جماعت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم عابد صاحب اور مکرم بشارت محمود صاحب مربی سلسلہ حلقہ سمبڑیال نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ اجلاس کی کارروائی ۲½ گھنٹہ جاری رہی۔

رلیوکے ضلع سیالکوٹ

مورخہ ۹ فروری بعد نماز مغرب زیر صدارت صدر جماعت احمدیہ جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم بشارت محمود صاحب مربی حلقہ نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ لاؤڈ سپیکر اور مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔

ڈنڈپور رکھ رولیاں

۹ فروری بعد نماز مغرب جلسہ منعقد ہوا۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ جلسہ میں مقامی احباب نے سیرۃ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریریں کیں۔ حاضری خوشکن رہی۔

ڈگری ضلع سیالکوٹ

مکرم مربی صاحب چونڈہ کی رپورٹ کے مطابق مورخہ ۹ فروری بعد نماز مغرب جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب عارف مربی سلسلہ چونڈہ نے سیرت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔

ساہووالہ ضلع سیالکوٹ

۱۰ فروری بعد از نماز مغرب زیر صدارت صدر صاحب جماعت احمدیہ جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی بشارت محمود صاحب مربی سلسلہ حلقہ سمبڑیال نے تقریر فرمائی۔ جلسہ میں حاضری بڑی خوشکن تھی۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔

(نصر اللہ خان ناصر ایم اے
مربی سلسلہ احمدیہ ضلع سیالکوٹ)

منڈی بہاء الدین

۹ فروری کو احمدیہ ہال میں بعد نماز جمعہ جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیر صدارت مکرم شیخ منور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر مقامی منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم سید بشیر احمد صاحب جیلانی۔ مکرم سید شرجیل احمد صاحب اور خاکسار نے علی الترتیب مندرجہ ذیل عناوین پر تقاریر کیں:۔

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آزادی ضمیر۔

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عائلی زندگی۔

(۳) شانِ خاتم النبیین از روئے کتب سابقہ

اجتماعی دعا کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اسی طرح ۱۰ فروری کو نماز مغرب کے بعد زیر صدارت محترم سید محمد احمد صاحب جنرل منیجر شاہ تاج شوگر مل جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا جس میں مکرم فضل احمد صاحب۔ مکرم رانا حکیم احمد صاحب اور خاکسار نے سیرت نبویہ کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔ یہ اجلاس بھی اجتماعی دعا کے بعد اختتام پذیر ہوا۔

(محمد علی عرفانی مربی سلسلہ منڈی بہاؤالدین)

○

بقیہ "اداریہ" صفحہ ۲

الغرض حقیقی مومنوں پر آنے والے ابتلاء بھی بر رنگ انعام ہوتے ہیں کیونکہ ان کے ذریعہ سے اپنے خاص بندوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کے پیار کا اظہار ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ ابتلاؤں کے دوران مومنوں کے حق میں اپنے مہتم بالشان نشانات ظاہر کر کے دنیا پر آشکار کر دکھاتا ہے کہ یہ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں۔

○

فہرست صدقہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۱ جنوری تا ۱۰ فروری ۱۹۷۹ء

احباب جماعت ان سب بھائی بہنوں کے لئے خاص دعائیں فرمائیں۔
(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۱۔ مکرمہ آمنہ بی بی صاحبہ ربوہ ۔۔۔ ۲۰—۰۰
۲۔ " والدہ اعجاز احمد صاحب دارالنصر " ۔۔۔ ۲۰—۰۰
۳۔ مکرم چوہدری عزیز اللہ صاحب لائل پور ۔۔۔ ۳۰—۰۰
۴۔ مکرمہ مسز سلام صاحبہ صدر لجنہ منجانب لجنہ اماء اللہ انگلستان ۔۔۔ ۲۰۰۰—۰۰
۵۔ مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ربوہ ۔۔۔ ۱۰—۰۰
۶۔ " تن داللہ صاحب شیلی " ۔۔۔ ۱۰—۰۰
۷۔ مکرمہ نسرین اختر صاحبہ اہلیہ جاوید اقبال صاحب چک ۳۶ جنوبی سرگودھا ۔۔۔ ۱۴۰—۰۰
۸۔ " ممتاز احمد صاحب کراچی نمبر ۲۸ ۔۔۔ ۴۹—۰۰
۹۔ مکرم شیخ محمد اسلم اینڈ سنز دنیا پور ۔۔۔ ۱۰—۰۰
۱۰۔ " سید ناصر علی صاحب دادو سندھ ۔۔۔ ۲۵—۰۰
۱۱۔ " سعادت علی شیخ صاحب سیالکوٹ ۔۔۔ ۵۵—۰۰
۱۲۔ " حبیب الرحمٰن صاحب صدیقی راولپنڈی ۔۔۔ ۲۰—۰۰
۱۳۔ " ڈاکٹر محمد اقبال صاحب اوکاڑہ ۔۔۔ ۱۰—۰۰
۱۴۔ " عبدالسلام احمد صاحب ڈسپنسر ملتان ۔۔۔ ۱۰—۰۰
۱۵۔ مکرمہ طارقہ ناصر صاحبہ اسلام آباد ۔۔۔ ۱۰—۰۰
۱۶۔ " طاہرہ رحمٰن وڑائچ صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور ۔۔۔ ۱۰—۰۰
۱۷۔ مکرم آصف محمود صاحب ربوہ ۔۔۔ ۲۰—۰۰
۱۸۔ " شریف الرحمٰن صاحب ابن چوہدری عبدالرحمٰن صاحب جرمنی ۔۔۔ ۵۰—۰۰
۱۹۔ مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ بنت علی گوہر صاحب ربوہ ۔۔۔ ۱۰—۰۰
۲۰۔ مکرم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب " ۔۔۔ ۱۰—۰۰
۲۱۔ " میاں وسیم احمد صاحب " ۔۔۔ ۵۰—۰۰
۲۲۔ " مرزا محمد حسین صاحب P E C H S کراچی ۔۔۔ ۱۰۰—۰۰
۲۳۔ مکرمہ بیگم صاحبہ " " ۔۔۔ ۳۵—۰۰
۲۴۔ مکرم لفٹننٹ مرزا ارشد حسین صاحب " ۔۔۔ ۲۵—۰۰
۲۵۔ مکرمہ عذرا بنت مرزا محمد حسین صاحب " ۔۔۔ ۱۰—۰۰
۲۶۔ مکرم شیخ محمد اسلم و محمد سلیم صاحبان دنیا پور ۔۔۔ ۱۲۰—۰۰
۲۷۔ مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ اہلیہ رئیس عبداللہ خان صاحب ۔۔۔ ۵۰۰—۰۰
۲۸۔ " مبارکہ خانم صاحبہ اہلیہ سید عبدالماجد صاحب امریکہ ۔۔۔ ۱۰۰—۰۰
۲۹۔ " امۃ الرشید شوکت صاحبہ از لجنہ اماء اللہ دارالصدر جنوبی الف ربوہ ۔۔۔ ۲۳—۰۰
۳۰۔ مکرم مودود احمد خان صاحب کوئین روڈ کراچی ۔۔۔ ۲۲۰—۰۰
۳۱۔ مکرمہ امۃ الصبور صاحبہ گلبرگ ملتان ۔۔۔ ۵۰—۰۰
۳۲۔ ماڈرن موٹرز کراچی ۔۔۔ ۵۰—۰۰
۳۳۔ مکرمہ مسز نثار حسین صاحب گلبرگ لاہور ۔۔۔ ۱۶۰—۰۰
۳۴۔ مکرم چوہدری محمد بشیر بٹر صاحب نارنگ منڈی ۔۔۔ ۲۵—۰۰
۳۵۔ مکرمہ امۃ الحفیظ ذکیہ یزدانی صاحبہ گلبرگ لاہور ۔۔۔ ۴۰—۰۰
۳۶۔ " مسز فاروق چوہدری صاحب گلبرگ " ۔۔۔ ۸۰—۰۰
۳۷۔ مکرم جمیل احمد صاحب پیپلز کالونی فیصل آباد ۔۔۔ ۲۰—۰۰
۳۸۔ مکرمہ سیدہ امۃ الوحید صاحبہ بنت سید عبدالوحید صاحب مرحوم میانی ضلع سیالکوٹ ۔۔۔ ۱۰—۰۰
۳۹۔ مکرم لیاقت علی خان صاحب لاہور ۔۔۔ ۲۰—۰۰
۴۰۔ " سید منیر شاہ صاحب ڈپٹی پوسٹ ماسٹر ایبٹ آباد ۔۔۔ ۳۰—۰۰
۴۱۔ مکرمہ ممتاز امجد صاحبہ اہلیہ راجہ محمد اسلم صاحب مرحوم جہلم ۔۔۔ ۵۰—۰۰
۴۲۔ مکرمہ مسز رحمان صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور ۔۔۔ ۲۰—۰۰
۴۳۔ مکرمہ بیگم حمیدہ افضل بھٹی صاحبہ کھاریاں کینٹ ۔۔۔ ۲۰۰—۰۰
۴۴۔ مکرم ملک فضل حق صاحب کراچی نمبر ۴۷ ۔۔۔ ۲۰—۰۰
۴۵۔ " شریف احمد صاحب دارالنصر غربی ربوہ ۔۔۔ ۲۵—۰۰
۴۶۔ " حاجی نذیر احمد صاحب " ۔۔۔ ۱۰—۰۰
۴۷۔ مکرمہ سیدہ بشریٰ انور صاحبہ مرحومہ بذریعہ سید محمد انور صاحب آف لاہور ۔۔۔ ۵۰—۰۰
۴۸۔ " قمر الاسلام صاحبہ C/o ڈاکٹر عبدالسلام خان صاحب لطیف آباد حیدرآباد ۔۔۔ ۵۰—۰۰
۴۹۔ " قدسیہ صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور ۔۔۔ ۲۰—۰۰
۵۰۔ مکرم راجہ عبدالرحمٰن صاحب محلہ دارالعلوم ربوہ ۔۔۔ ۵۰—۰۰
۵۱۔ " نعیم احمد صاحب وسیم ایران حال کراچی ۔۔۔ ۱۰۰—۰۰
۵۲۔ " اشفاق احمد صاحب زینت ٹینٹ ہاؤس صادق آباد ۔۔۔ ۲۰۰—۰۰
۵۳۔ مکرم میجر عبدالحمید صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ ۔۔۔ ۲۰—۰۰
۵۴۔ مکرمہ بیگم و بچگان ابوالفضل محمود صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ ۔۔۔ ۵۰۰—۰۰
۵۵۔ " مریم عثمان صاحبہ ناظم آباد کراچی ۔۔۔ ۱۰۰—۰۰
۵۶۔ " سعیدہ رعنا ہاشمی صاحبہ گلبرگ لاہور ۔۔۔ ۲۰—۰۰
۵۷۔ " مسز عنایت صاحبہ ناظم آباد کراچی ۔۔۔ ۹۰—۰۰
۵۸۔ مکرم امجد علی صاحب پیراں غائب ملتان ۔۔۔ ۲۰—۰۰
۵۹۔ مکرمہ سردار بیگم صاحبہ چک ۸۶ جنوبی سرگودھا ۔۔۔ ۱۰—۰۰
۶۰۔ " رفعت امتیاز صاحبہ " ۔۔۔ ۱۰—۰۰
۶۱۔ " فرحت صاحبہ زوجہ رضی الدین صاحب کوارٹر تحریک جدید ربوہ ۔۔۔ ۵۰—۰۰
۶۲۔ مکرم راجہ عبدالوہاب صاحب بذریعہ راجہ نعیم احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ ۔۔۔ ۱۵۰۰—۰۰
۶۳۔ مکرمہ بیگم نصیر صاحبہ " ۔۔۔ ۱۰—۰۰
۶۴۔ " سلیمہ صاحبہ اہلیہ سیٹھ محبوب علی صاحب مرحوم بہادر آباد بہادر شاہ ظفر روڈ ۔۔۔ ۵۰—۰۰
۶۵۔ مکرم میاں احمد منصور صاحب پیر محل ۔۔۔ ۵۰—۰۰
۶۶۔ " میاں لطیف احمد صاحب تمیم نیشنل سیونگز آفیسر ربوہ ۔۔۔ ۵۰—۰۰
۶۷۔ مکرمہ سلیم اختر صاحبہ کھاریاں ۔۔۔ ۱۲۰—۰۰
۶۸۔ " سیدہ عظمت بیگم صاحبہ " ۔۔۔ ۲۰—۰۰
۶۹۔ " امۃ الحسیب صاحبہ و جناب عثمان حسن صاحب دارالنصر غربی ربوہ ۔۔۔ ۵۰—۰۰
۷۰۔ مکرم صوبیدار میجر ریٹائرڈ محمد عبدالرحمٰن صاحب کوئٹہ ۔۔۔ ۱۰—۰۰
۷۱۔ مکرمہ دختر شوکت ملک صاحب بی ایس سی ۔۔۔ ۳۰—۰۰
۷۲۔ " بیگم صاحبہ ڈاکٹر سیف الرحمٰن صاحب لاہور کینٹ ۔۔۔ ۱۰۰—۰۰
۷۳۔ مکرم عبدالعزیز صاحب چیمپئین ربڑ ورکس سیالکوٹ ۔۔۔ ۶۰—۰۰
۷۴۔ " نظیر بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کھاریاں ۔۔۔ ۱۴۰—۰۰
۷۵۔ مکرم مقبول احمد صاحب بستان افغاناں سیالکوٹ ۔۔۔ ۵۰—۰۰
۷۶۔ مکرمہ بیگم این ایم خان صاحب ایمپرس روڈ لاہور ۔۔۔ ۳۰۰—۰۰
۷۷۔ مکرم چوہدری محمد سعید خان صاحب لطیف آباد حیدرآباد ۔۔۔ ۱۰۰—۰۰
۷۸۔ " محمد امین صاحب بی اے سمبڑیال ۔۔۔ ۱۰۰—۰۰
۷۹۔ " لفٹننٹ منور احمد خان صاحب کھیم سنگھ والا ۔۔۔ ۱۰—۰۰
۸۰۔ " مولوی خلیل احمد صاحب مبشر مع اہل و عیال سیرالیون ۔۔۔ ۱۰—۰۰
۸۱۔ " شیخ عبدالرشید غالب صاحب منجانب ڈاکٹر کرنل محمود احمد صاحب راولپنڈی ۔۔۔ ۱۰۰—۰۰
۸۲۔ " " " " والدین مرحومین ڈاکٹر امین الدین صاحب راولپنڈی ۔۔۔ ۱۰۰—۰۰
۸۳۔ " مسعود الحسن صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ ۔۔۔ ۱۰—۰۰
۸۴۔ " قریشی محمد عبداللہ صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۔۔۔ ۱۰—۰۰
۸۵۔ " ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب سرجیکل سپیشلسٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ ۔۔۔ ۲۰—۰۰
۸۶۔ مکرمہ نیلوفر رؤف صاحبہ ربوہ ۔۔۔ ۵۰—۰۰
۸۷۔ حضرت آپاں جان صاحبہ ام المومنین بذریعہ بیگم صاحبہ مرزا منیر احمد صاحب جہلم ۔۔۔ ۲۵۰—۰۰

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرتِ ربّانی کے حصول کا ذریعہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

زبذلِ مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود میشود ناصر اگر ہمت شود پیدا

ترجمہ:۔ اس کی (خدا کی) راہ میں مال خرچ کرنے سے کوئی غریب نہیں ہو جاتا اگر ہمت سے کام لیا جائے تو خدا خود مددگار ہو جاتا ہے۔

بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ شاید خدا تعالیٰ کی راہ میں اموال خرچ کرنے سے ان کے اموال میں کمی واقع ہو جائے گی۔ یہ ایسے لوگوں کی خام خیالی ہے۔ بلکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو یوں فرمایا ہے کہ اگر خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے میں ہمت سے کام لیا جائے تو اللہ تعالیٰ خود آسمانوں سے نصرت نازل فرماتا ہے۔ گویا نصرتِ خداوندی کے حصول کے لئے مالی قربانی کے سلسلہ میں ہمت سے کام لینا ضروری ہے۔

امید ہے احبابِ جماعت اپنے محبوب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے مالی قربانی کے میدان میں انتہائی ہمت سے کام لیں گے تا آسمان سے زیادہ سے زیادہ نصرتِ ربانی کے نزول کے سامان پیدا ہوں۔

امرائکرام، صدر صاحبان اور سیکرٹریانِ مال پر اِس سلسلہ میں جو بھاری فرائض عائد ہوتے ہیں وہ انہیں کما حقہٗ ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

انعامی مقابلہ مضمون نویسی

امسال مقابلہ مضمون نویسی درج ذیل عنوان کے ماتحت دیا گیا ہے۔

عنوان:۔ صلح حدیبیہ —— الفاظ ۸ ہزار تا ۱۰ ہزار الفاظ۔

مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱ر جولائی ہے۔

مقالہ نگار حضرات سے درخواست ہے کہ وہ ابھی سے کام شروع کر دیں۔ کتب کی لسٹ عنقریب روانہ کر دی جائے گی۔

۲۔ خدام الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات یکم جون کو ہو رہے ہیں۔ خدام تیاری کریں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضرورت انسپکٹر انصار اللہ

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کو ایک انسپکٹر کی ضرورت ہے جو باہر مجالس میں دورہ کر کے انصار اللہ کے لائحہ عمل پر عمل درآمد کروائے اور تربیتی امور سرانجام دے سکے۔ سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھنے والے احباب صدر صاحب مقامی اور زعیم انصار اللہ کی تصدیق کے ساتھ مندرجہ ذیل کوائف پر مشتمل درخواستیں بنام صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھجوائیں۔

نام۔ عمر۔ تعلیم۔ تجربہ۔ مکمل پتہ مستقل رہائش۔ جماعتی نظام میں خدمت کی توفیق۔

(نوٹ) عمر پینتیس ۳۵ سال سے کم نہیں ہونی چاہیئے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

گمشدہ رقم

۱۳ر فروری ۱۹۶۹ء بعد نماز عصر سلطان محمود صاحب سائنس ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے فضل عمر ہسپتال کی طرف جاتے ہوئے نوصد دس (۹۱۰) روپیہ کہیں گر گئے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ملے ہوں تو ہیڈ ماسٹر صاحب کی معرفت انہیں پہنچا کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

چندہ وقفِ جدید کے بارے میں ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت انجمن احمدیہ وقفِ جدید میں چندہ وقفِ جدید "دفتر بالغان" اور چندہ وقفِ جدید "دفتر اطفال" کا حساب علیحدہ علیحدہ رکھا جاتا ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ان دونوں چندوں کی رپورٹ بھی علیحدہ علیحدہ پیش کی جاتی ہے لہذا ضروری ہے کہ تمام مقامی جماعتوں میں بھی ان دونوں چندوں کا حساب علیحدہ علیحدہ رکھا جائے اور مرکز میں وعدہ جات اور وصولی کی رپورٹیں بھی الگ الگ فارموں پر (جو کہ جماعتوں کو بھجوائے جا رہے ہیں) بھجوائی جایا کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

ساہیوال میں تبلیغی سلائیڈز کی نمائش

مورخہ ۱۴ر فروری ۱۹۶۹ء کو محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید نے مسجد احمدیہ ساہیوال میں جماعت احمدیہ کی غیر ممالک میں تبلیغی مساعی کے بارہ میں تصاویر دکھائیں۔

تلاوتِ قرآن کریم کے بعد محترم چوہدری صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غایت "یُحْیِی الدِّیْنَ وَیُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ" بیان فرمائی ازاں بعد آپ نے اشاعتِ اسلام کے ذرائع ابلاغ، طلباء کی تیاری، غیر ممالک میں تعمیر مساجد، تراجمِ قرآن کریم، ہسپتال و سکولز کا اجراء کی تصاویر دکھائیں۔ اسکے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے افریقہ، یورپ، جرمنی، سویڈن اور امریکہ میں دورہ کے مناظر پیش کئے اور "لنڈن کانفرنس" "حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے" کی تصاویر دکھائیں اور اسلام کی خاطر دوستوں کو بڑھ چڑھ کر جانی و مالی قربانیوں کی تحریک کی۔ اور جلسہ بعد دعا بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اِس جلسہ میں غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ یہ جلسہ ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین

(خاکسار عبدالمنان شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ساہیوال)

درخواستہائے دعا

۱۔ میری والدہ صاحبہ کی کولہے کی ہڈی گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے اور گنگارام ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ (قاضی محمد اشرف۔ ملتان روڈ۔ لاہور)

۲۔ میری بیٹی عرصہ دو ماہ سے بیمار ہے نیز خاکسار چند پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ (صوبیدار عبدالرزاق خان۔ کراچی ۱۱)

۳۔ مکرم پیر محمد شفیع صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پہاڑنگ ایک فراڈ کیس میں ملوث ہیں اور بہت پریشان ہیں۔ (ابو المبارک صدر جماعت احمدیہ پسرور)

۴۔ میری پھوپھی کلثوم صاحبہ کا کراچی میں جائیداد کا کیس چل رہا ہے (عطاء الٰہی۔ حاجی پورہ لالہ موسیٰ)

۵۔ خاکسار کے والد محترم شیخ عبدالرحمٰن صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہے۔ (شیخ عبدالرشید محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

۶۔ برخوردار محمد مجید کی لڑکی شاہدہ بیگم بعارضہ بلڈ پریشر سخت بیمار ہے (عبدالاحد۔ کوئٹہ)

۷۔ میرے نانا غلام رسول اعوان آف ڈیرہ غازیخاں کی آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔ (سہیل محمود احمد نشتر ہسپتال ملتان)

۸۔ میری والدہ محترمہ عرصہ سے بلڈ پریشر، شوگر و درد گردہ میں مبتلا ہیں۔ (مظفر احمد ابن مولوی غلام مصطفےٰ صاحب مرحوم)

۹۔ میر مبشر احمد صاحب ایک ناگہانی تکلیف میں مبتلا ہیں اور سخت پریشان ہیں۔ (ابو المبارک صدر جماعت احمدیہ پسرور)

۱۰۔ مکرم ملک محمد موسیٰ صاحب پر گزشتہ چھ دن سے فالج کا حملہ دوبارہ ہوا ہے۔ بوڑھے اور بہت کمزور ہیں۔ (حفیظ احمد شاہد مربی سلسلہ احمدیہ لودھراں)

—— احباب ان سب کے لئے دعا کریں ——

ربوہ میں یومِ مصلح موعود کی مبارک تقریب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ صفحہ اوّل)

مومن کو ایسی استقامت، معرفت اور ہمت و عزم کا مالک ہونا چاہیئے کہ کوئی اور اس کا مقابلہ نہ کر سکے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا وجود اس کی بہت اعلیٰ و ارفع مثال ہے۔ آپ کی زندگی اسلام، انسانیت اور ملک و ملت کی خدمت کے لئے ہمیشہ وقف رہی۔ اندرونی اور بیرونی طور پر ناموافق حالات کی کئی آندھیاں آئیں طوفان اٹھے مگر آپ عزم و استقلال کے ساتھ مسلسل بے لوث رنگ میں اسلام کی خدمت اور مسلمانوں کی راہنمائی کا فریضہ سرانجام دیتے چلے گئے۔

محترم مولوی صاحب نے آریہ سماج کی مشہور تحریک شدھی کا ذکر کرتے ہوئے قدرے تفصیل کے ساتھ بتایا کہ کس طرح ہندوؤں نے ملکانہ کے علاقہ میں مسلمانوں کو جبراً ہندو بنانے کی کوشش کی اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ڈٹ کر نہایت کامیابی کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا حتیٰ کہ خود ہندوؤں نے بھی اعتراف کیا کہ جماعتِ احمدیہ کی مساعی کی وجہ سے وہ ناکام ہو گئے اور مسلمانوں نے کھلے الفاظ میں جماعت کی اسلام کے لئے انمول خدمت کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ آپ نے تحریکِ کشمیر اور پاکستان کے لئے حضور کی خدمات کا بھی مختصراً ذکر کیا اور چند حوالے پڑھ کر سنائے جن میں حضور کی خدمات اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کئے جانے کا کھلے الفاظ میں اعتراف کیا گیا تھا۔

حضرت مصلح موعود کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کی تقریر کے بعد مکرم صادق محمد صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک نظم کے چند اشعار پڑھے بعد ازاں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے عشقِ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر خطاب فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ گذشتہ چودہ سو سال میں رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار فدائی اور عاشق پیدا ہوئے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اور پھر حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کو اپنے آقا و مطاع سے جو خارقِ عادت محبت تھی وہ حضور علیہ السلام کے اس شعر کے مطابق تھی کہ ؎

تیری الفت سے ہے معمور مرا ہر ذرہ
اپنے سینے میں یہ اک شہر بسایا ہم نے

آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے عشقِ رسولؐ کی چند امتیازی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضور نے اپنی پوری عمر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان کے اظہار میں صرف کر ڈالی۔ آپ کا شعری کلام، تصانیف، خطبات، مکاتیب و ارشادات، آپ کی عملی جدّ و جہد اور شب و روز کی دعائیں سب اس عشق و محبت سے لبریز ہیں حتیٰ کہ غیر از جماعت لٹریچر میں بھی آپ کے شعری کلام کو معمولی تبدیلی کے ساتھ شامل کر کے بعض لوگوں نے اپنی طرف منسوب کر لیا ہے۔ محترم مولوی صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشادات میں سے متعدد نہایت وجد آفریں اقتباسات پڑھ کر سنائے جن کا لفظ لفظ عشقِ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے والہانہ جذبات سے معمور تھا۔ آپ نے بتایا برِ عظیم ہند و پاک میں سیرۃ النبیؐ کے جلسوں کی بنیاد بھی حضور نے رکھی۔

خدائی تائید و نصرت کے عظیم جلوے

آپ کی تقریر کے بعد مکرم ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر نے حضرت مصلح موعودؓ کی یاد میں اپنا کلام سنایا۔ بعد ازاں محترم مولانا ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل نے خطاب فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ پیشگوئی مصلح موعود پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بعض فوری اور بعض لمبے اور دائمی محرکات پر مشتمل ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دین کی خاطر قربانی کرنے والی بہترین جماعت اور بہترین قائد کی بشارت دی تھی جو لفظ بلفظ پوری ہوئی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے عظیم کارنامے حضور کے وجود کی عظمت کا ثبوت ہیں۔ حضور نے جماعت میں خلافت کی اہمیت و عظمت اور اس کے استحکام کو قائم فرمایا۔ حضور کی زندگی کے قدم قدم پر خدائی تائید و نصرت کے غیر معمولی جلوے ہمیں نظر آتے ہیں۔ محترم ملک صاحب نے اس خدائی تائید و نصرت کی متعدد ایمان افروز مثالیں بیان فرمائیں۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم عبدالرحیم صاحب راٹھور نے اپنی ایک نظم پڑھی اور مکرم عرفان الرحمٰن صاحب نے درثمین میں سے "محمود کی آمین" کے پانچ دعائیہ بند پڑھ کر سنائے جن کی قبولیت کا ہم سب مشاہدہ کر چکے ہیں۔

پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق کون ہیں؟

بعد ازاں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے اپنی تقریر کا آغاز فرمایا۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا

"حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ ہی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہیں"

آپ نے بتایا یہ پیشگوئی اللہ تعالیٰ کی ہستی کا، اس کے قادر و توانا ہونے کا، اسلام کی صداقت کا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت کا ایک بہت بڑا نشان ہے اس میں مصلح موعود کی علامات کے طور پر جو باتیں بھی بیان کی گئی تھیں وہ سب کی سب بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئیں۔ آپ نے اس پیشگوئی کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ اس کا جو فوری محرک ہوا یعنی قادیان کے آریوں کی طرف سے معجزنمائی کا مطالبہ وہ خود اس امر کا ثبوت ہے کہ پیشگوئی کا حضور کی زندگی میں اور ان آریوں کی زندگی میں پورا ہونا ضروری تھا (۲) حضورؑ نے خود نو برس کی مدت کی تعیین فرمائی اور پھر "سراجِ منیر" میں اس پسرِ موعود کی ولادت کا اعلان بھی فرما دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر صحابہ نے بھی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کو ہی مصلح موعود قرار دیا۔ پھر اس پیشگوئی میں جو علامات بیان کی گئی تھیں وہ بھی سب کی سب حضور کے وجود میں پوری ہوئیں۔ آپ نے زمین کے کناروں تک شہرت پائی۔ آپ کو ظاہری و باطنی علوم دیئے گئے اور کلام اللہ کا مرتبہ آپ کے ذریعہ ظاہر کیا گیا اور اس طرح آپ نے اس مشن کو پورا کیا جو مصلح موعودؓ کے سپرد اللہ تعالیٰ نے کیا تھا۔

صدارتی تقریر

محترم شیخ صاحب کی تقریر کے بعد مکرم مغفور احمد صاحب قمر نے کلامِ محمود میں سے چند اشعار پڑھ کر سنائے جس کے بعد صدرِ جلسہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے مختصر صدارتی تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا آج کی یہ مجلس خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی ہی پُر لطف اور پُر کیف رہی ہے۔ وہ ذات جس سے جماعت کو بہت ہی محبت تھی جو ہمارا بہت ہی پیارا وجود تھا آج اس کا تذکرہ تھا اور بلاشبہ مقررین نے برعایتِ وقت اس تذکرہ کا حق ادا کر دیا۔ نظموں نے اور بھی بہار پیدا کر دی یہی وجہ ہے کہ سامعین کے جذبات بھی ان کے چہروں سے اُٹھ اُٹھ کر ظاہر ہو رہے تھے۔ آپ نے فرمایا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی زندگی خدمتِ قرآن اور خدمتِ اسلام کیلئے وقف رہی۔ آپ کے دل میں اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے محبت و عشق کی جو آگ بھڑک رہی تھی اس نے آگے ہزارہا دلوں کو روشن کر دیا۔ یہ عشق محض کوئی قصہ یا تصور نہ تھا بلکہ اسے یہ امتیاز حاصل تھا کہ وہ حقیقت کی دنیا میں تمثلِ مجسم بن کر ظاہر ہوا۔ آپ کی زندگی کے لمحہ لمحہ کو اس سراجِ منیر کی دھوپ نے اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ اس عشق و محبت نے دین کی خاطر قربانی کرنے والے ایسے ہزارہا نفوس تیار کئے کہ دشمنوں نے بھی گواہی دی کہ یہ عشاق مجسم ہیں جو ہر وقت اپنی جان، مال، عزت غرضیکہ اپنی ہر چیز اسلام کی خاطر قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔

آپ نے آریہ سماج کی تحریک شدھی کے موقع پر حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر جماعت کی عدیم المثال قربانی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس تحریک کا خاص اور گہرا تعلق پیشگوئی مصلح موعود سے تھا کیونکہ یہ پیشگوئی آریوں کے مطالبہ پر کی گئی تھی اور اس کے مقابلہ میں آریہ لیڈر پنڈت لیکھرام نے حضور علیہ السلام کی نعوذ باللہ ناکامی اور حضورؑ کی ذریت کے منقطع ہو جانے کی خود ساختہ پیشگوئی کی تھی لیکن تحریک شدھی میں ناکامی کے بعد خود آریہ اخبارات نے یہ اعتراف کیا کہ ہم ناکام و نامراد ہو گئے اور جماعتِ احمدیہ کی مساعی کی وجہ سے آریہ جاتی کے مٹنے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے گویا انہوں نے اعتراف کر لیا کہ پنڈت لیکھرام جھوٹا تھا اور حضرت مرزا صاحبؑ نے جو پیشگوئی کی تھی وہ سچی نکلی۔

آخر میں آپ نے فرمایا پیشگوئی مصلح موعود کی تفصیل اور اس کے پورا ہونے کا تذکرہ جماعت میں بار بار ہوتے رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں نازل ہوں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ پر اور اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کے احسانات کا حق ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

گیارہ بج کر پچاس منٹ پر اجتماعی دعا کے ساتھ یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴